بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن، وَالصَّلاۃُ وَالسَّلامُ عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْم وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن.

مؤمنین کی بعض اہم صفات

(سورۃ المؤمنون کی ابتدائی ۱۱ آیات کی مختصر و آسان تفسیر)

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْن، اَلَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْن، وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْن، وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِلزَّکٰوۃِ فَاعِلُوْن، وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْن، اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْن، فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ، وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِاَمٰنٰتِھِمْ وَعَھْدِھِمْ رَاعُوْن، وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْن، اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْوَارِثُوْن، الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْس، ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْن (سورۃ المؤمنون ۱۔۱۱)

ان ایمان والوں نے یقیناً کامیابی حاصل کرلی جن کی نمازوں میں خشوع وخضوع ہے۔۔۔ جو لغو کاموں سے دور رہتے ہیں۔۔۔ جو زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہیں۔۔۔ جو اپنی شرمگاہوں کی (اور سب سے) حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور اُن کنیزوں کے جو اُن کی ملکیت میں آچکی ہوں کیونکہ ایسے لوگ قابل ملامت نہیں ہیں۔ ہاں جو لوگ اس کے علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گزرے ہوئے ہیں۔۔۔ اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھنے والے ہیں۔۔۔ اور جو اپنی نمازوں کی پوری نگرانی رکھتے ہیں۔۔۔ یہ ہیں وہ وارث جنہیں جنت الفردوس کی میراث ملے گی۔ یہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ (جو انس وجن وتمام مخلوقات کا پیدا کرنے والا ہے، جو خالق مالک رازق کائنات ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے، جو انسان کی رگ رگ سے ہی نہیں بلکہ کائنات کے ذرہ ذرہ سے اچھی طرح واقف ہے) نے انسان کی کامیابی کے لئے ان آیات میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کے علاوہ ۷ صفات ذکر فرمائی ہیں کہ اگر کوئی شخص واقعی کامیاب ہونا چاہتا ہے تو وہ دنیاوی فانی زندگی میں موت سے قبل ان سات اوصاف کو اپنے اندر پیدا کرلے۔ ان سات اوصاف کے حامل ایمان والے جنت کے اُس حصہ کے وارث بنیں گے جو جنت کا اعلیٰ وبلند حصہ ہے، جہاں ہر قسم کا سکون واطمینان وآرام وسہولت ہے، جہاں ہر قسم کے باغات، چمن، گلشن اور نہریں پائی جاتی ہیں، جہاں خواہشوں کی تکمیل ہے، جس کو قرآن وسنت میں جنت الفردوس کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔۔۔ یہی اصل کامیابی ہے کہ جس کے بعد کبھی ناکامی، پریشانی، دشواری، مصیبت اور تکلیف نہیں ہے، لہذا ہم دنیاوی عارضی ومحدود خوشحالی کو فلاح نہ سمجھیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کی کامیابی کے لئے کوشاں رہیں۔

ایمان والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا، حضور اکرم ﷺ کو پیغمبر تسلیم کیا اور آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوئے۔ انسان کی کامیابی کے لئے سب سے پہلی اور بنیادی شرط اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول پر ایمان لانا ہے، اس کے علاوہ انسان کی کامیابی کے لئے جو سات اوصاف اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان آیات میں ذکر فرمائے ہیں وہ یہ ہیں:

۱) خشوع وخضوع کے ساتھ نماز کی ادائیگی: خضوع کے معنی ظاہری اعضاء کو جھکانے (یعنی جسمانی سکون) اور خشوع کے معنی دل کو عاجزی کے ساتھ نماز کی طرف متوجہ رکھنے کے ہیں۔ خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم نماز میں جو کچھ پڑھ رہے ہیں اس کی طرف دھیان رکھیں اور اگر غیر اختیاری طور پر کوئی خیال آجائے تو وہ معاف ہے، لیکن جونہی یاد آجائے دوبارہ نماز کے الفاظ کی طرف متوجہ ہوجائیں۔ غرضیکہ ہماری پوری کوشش ہونی چاہئے کہ نماز کے وقت ہمارا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے اور ہمیں یہ معلوم ہو کہ ہم نماز کے کس رکن میں ہیں اور کیا پڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح ہمیں اطمینان وسکون کے ساتھ نماز پڑھنی چاہئے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ ایک اور صاحب بھی مسجد میں آئے اور نماز پڑھی پھر (رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور) رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ گئے اور جیسے نماز پہلے پڑھی تھی ویسے ہی نماز پڑھکر آئے، پھر رسول اللہ ﷺ کو آکر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طرح تین مرتبہ ہوا۔ اُن صاحب نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا، آپ مجھے نماز سکھایئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو، پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ پڑھ سکتے ہو پڑھو۔ پھر رکوع میں جاؤ تو اطمینان سے رکوع کرو، پھر رکوع سے کھڑے ہو تو اطمینان سے کھڑے ہو، پھر سجدہ میں جاؤ تو اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سجدہ سے اٹھو تو اطمینان سے بیٹھو۔ یہ سب کام اپنی پوری نماز میں کرو۔ (صحیح بخاری)

۲) لغو کاموں سے دوری: لغو اس بات اور کام کو کہتے ہیں جو فضول، لایعنی اور لاحاصل ہو، یعنی جن باتوں یا کاموں کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ مولائے حقیقی نے ان آیات میں ارشاد فرمایا کہ لغو کاموں کو کرنا تو درکنار اُن سے بالکل دور رہنا چاہئے۔۔۔ ہمیں ہر فضول بات اور کام سے بچنا چاہئے قطع نظر اس کے کہ وہ مباح ہو یا غیر مباح کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مِنْ حُسْنِ اِسْلامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَايَعْنِيْه (ترمذی) انسان کا اسلام اسی وقت اچھا ہوسکتا ہے جبکہ وہ بے فائدہ اور فضول چیزوں کو چھوڑ دے۔

۳) زکوۃ کی ادائیگی: انسان کی کامیابی کے لئے تیسری اہم شرط زکوۃ کے فرض ہونے پر اس کی ادائیگی ہے، زکوۃ اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں سے ایک ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں نماز کے بعد سب سے زیادہ حکم زکوۃ کی ادائیگی کا ہی دیا ہے۔ سورۃ التوبہ آیت نمبر ۳۴۔۳۵ میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال کی کما حقہ زکوۃ نہیں نکالتے۔ اُن کے لئے بڑے سخت الفاظ میں خبر دی ہے، چنانچہ فرمایا کہ جو لوگ اپنے پاس سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اُس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، تو (اے نبی ﷺ) آپ اُن کو ایک دردناک عذاب کی خبر دے دیجئے، یعنی جو لوگ اپنا پیسہ، اپنا روپیہ، اپنا سونا چاندی جمع کرتے جارہے ہیں اور اُن کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے، اُن پر اللہ نے جو فریضہ عائد کیا ہے اُس کو ادا نہیں کرتے، اُن کو یہ بتادیجئے کہ ایک دردناک عذاب اُن کا انتظار کررہا ہے۔ پھر دوسری آیت میں اُس دردناک عذاب کی تفصیل ذکر فرمائی کہ یہ دردناک عذاب اُس دن ہوگا جس دن سونے اور چاندی کو آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اُس آدمی کی پیشانی، اُس کے پہلو اور اُس کی پشت کو داغا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، آج تم اس خزانے کا مزہ چکھو جو تم اپنے لئے جمع کررہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس انجام بد سے محفوظ فرمائے، آمین۔۔۔ بعض مفسرین نے اس آیت سے مراد تزکیہ نفس لیا ہے یعنی وہ ایمان والے اپنے آپ کو برے اعمال اور اخلاق سے پاک صاف کرتے ہیں۔

٤) شرمگاہوں کی حفاظت: اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنسی خواہش کی تکمیل کا ایک جائز طریقہ یعنی نکاح مشروع کیا ہے۔ انسان کی کامیابی کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک شرط یہ بھی رکھی ہے کہ ہم جائز طریقہ کے علاوہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ اس آیت کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ یعنی میاں بیوی کا ایک دوسرے سے شہوت نفس کو تسکین دینا قابل ملامت نہیں بلکہ انسان کی ضرورت ہے۔ لیکن جائز طریقہ کے علاوہ کوئی بھی صورت شہوت پوری کرنے کی جائز نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ، یعنی جائز طریقہ کے

علاوہ کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہیں تو ایسے لوگ حد سے گزر رہے ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے زنا کے قریب بھی جانے کو منع فرمایا ہے۔ وَلاتَقْرَبُوا الزِّنَی اِنَّہُ کَانَ فَاحِشَۃً وَّسَاءَ سَبِیْلاً (سورۃ الاسراء ۳۲) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اَلْعَیْنُ تَزْنِیْ وَزِنَاھَا النَّظْرُ یعنی آنکھ بھی زنا کرتی ہے اور اس کا زنا نظر ہے۔۔۔ آج روزہ مرہ کی زندگی میں مرد وعورت کا کثرت سے اختلاط، مخلوط تعلیم، بے پردگی، TV اور انٹرنیٹ پر فحاشی اور عریانی کی وجہ سے ہماری ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ ہم خود بھی زنا اور زنا کے لوازمات سے بچیں اور اپنے بچوں، بچیوں اور گھر والوں کی ہر وقت نگرانی رکھیں کیونکہ اسلام نے انسان کو زنا کے اسباب سے بھی دور رہنے کی تعلیم دی ہے۔ زنا کے وقوع ہونے کے بعد اس پر ہنگامہ، جلسہ وجلوس ومظاہروں کے بجائے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق حتی الامکان غیر محرم مرد وعورت کے اختلاط سے ہی بچا جائے۔

۵) امانت کی ادائیگی: امانت کا لفظ ہر اس چیز کو شامل ہے جس کی ذمہ داری کسی شخص نے اٹھائی ہو اور اس پر اعتماد وبھروسہ کیا گیا ہو، خواہ اس کا تعلق حقوق العباد سے ہو یا حقوق اللہ سے۔ حقوق اللہ سے متعلق امانت فرائض وواجبات کی ادائیگی اور محرمات ومکروہات سے پرہیز کرنا ہے اور حقوق العباد سے متعلق امانت میں مالی امانت کا داخل ہونا تو مشہور ومعروف ہے، اس کے علاوہ کسی نے کوئی راز کی بات کسی کو بتلائی تو وہ بھی اس کی امانت ہے، اذن شرعی کے بغیر کسی کا راز ظاہر کرنا امانت میں خیانت ہے۔ اسی طرح کام کی چوری یا وقت کی چوری بھی امانت میں خیانت ہے۔ لہذا ہمیں امانت میں خیانت سے بچنا چاہئے۔

٦) عہد وپیمان پورا کرنا: عہد ایک تو وہ معاہدہ ہے جو دو طرف سے کسی معاملہ میں لازم قرار دیا جائے، اس کا پورا کرنا ضروری ہے، دوسرا وہ جس کو وعدہ کہتے ہیں یعنی کوئی شخص کسی شخص سے کوئی چیز دینے کا یا کسی کام کے کرنے کا وعدہ کرلے، اس کا پورا کرنا بھی شرعاً ضروری ہوجاتا ہے۔ غرضیکہ اگر ہم کسی شخص سے کوئی عہد وپیمان کرلیں تو اس کو پورا کریں۔

۷) نماز کی پابندی: کامیاب ہونے والے وہ ہیں جو اپنی نمازوں کی بھی پوری نگرانی رکھتے ہیں یعنی پانچوں نمازوں کو ان کے اوقات پر اہتمام کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ نماز میں اللہ تعالیٰ نے یہ خاصیت وتاثیر رکھی ہے کہ وہ نمازی کو گناہوں اور برائیوں سے روک دیتی ہے مگر ضروری ہے کہ اس پر پابندی سے عمل کیا جائے اور نماز کو اُن شرائط وآداب کے ساتھ پڑھا جائے جو نماز کی قبولیت کے لئے ضروری ہیں، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: وَاَقِمِ الصَّلاۃَ، اِنَّ الصَّلاۃَ تَنْھَی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ (سورۃ العنکبوت ۴۵) نماز قائم کیجئے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔ اسی طرح حدیث میں ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہا کہ فلاں شخص راتوں کو نماز پڑھتا ہے مگر دن میں چوری کرتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اُس کی نماز عنقریب اُس کو اِس برے کام سے روک دے گی۔ (مسند احمد، صحیح ابن حبان، بزاز)

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کی کامیابی کے لئے ضروری سات اوصاف کو نماز سے شروع کیا اور نماز پر ہی ختم کیا، اس میں اشارہ ہے کہ نماز کی پابندی اور صحیح طریقہ سے اس کی ادائیگی انسان کو پورے دین پر چلنے کا اہم ذریعہ بنتی ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں سب سے زیادہ نماز کی ہی تاکید فرمائی گئی ہے۔ کل قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ نماز کے علاوہ تمام احکام اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے واسطہ دنیا میں اتارے مگر نماز ایسا مہتم بالشان عمل ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر حضرت جبرائیل کے واسطہ کے بغیر نماز کی فرضیت کا تحفہ اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو نمازوں کا اہتمام کرنے والا بنائے آمین ثم آمین۔

ان سات اوصاف سے متصف ایمان والوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ۱۰ اور ۱۱ آیات میں جنت الفردوس کا وارث بتلایا ہے۔ لفظ وارث میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح مورث کا مال اس کے وارث کو پہنچنا قطعی اور یقینی ہے اسی طرح ان سات اوصاف والوں کا جنت الفردوس میں داخلہ یقینی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو ان سات اوصاف کے ساتھ زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں جنت الفردوس کا وارث بنائے، آمین۔

محمد نجیب قاسمی سنبھلی (info@najeebqasmi.com)